REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

جمعہ
۱۶ رجب ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۵ صلح ۱۳۳۹ ہش | ۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۴ جنوری ساڑھے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند دیر میں آئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی
کی صحت

ربوہ ۱۴ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
ربوہ

اس جلسہ سالانہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں۔ جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنے ادنے ہرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"حیات طیبہ" کے متعلق
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی رائے

"حال ہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک سوانح عمری مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب فاضل "حیات طیبہ" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ میں ابھی تک اس کتاب کا مکمل صورت میں مطالعہ نہیں کر سکا۔ مگر جو حصے بھی اس وقت تک میری نظر سے گزرے ہیں۔ ان کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ کتاب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لٹریچر میں ایک بہت عمدہ اضافہ ہے۔ غالباً ایک جلد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قدر جامع اور مرتب سوانح عمری اس وقت تک نہیں لکھی گئی۔ واقعات کی حتی المقدور تحقیق و تدقیق اور ترتیب اور موقعہ بموقعہ مناسب تبصرہ جات نے اس کتاب کی قدر و قیمت میں کافی اضافہ کر دیا ہے۔ اور ضروری فوٹو بھی شامل ہیں۔ کتاب کا مطالعہ کرنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بلند و بالا شخصیت اور تبلیغ اسلام کے لئے ان کی والہانہ جدوجہد سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ طباعت بھی اچھی ہے۔

میرے خیال میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ نہ صرف جماعت کے دوست اسے خود مطالعہ کریں۔ بلکہ غیر از جماعت اصحاب میں بھی اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع الناس بنائے۔ اور مصنف کو جزائے خیر دے۔ آمین"

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۰ء

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء

ڈسپلن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر اگست ۱۹۳۶ء بمقام قادیان الفضل کی اشاعت ۱۳ر جنوری ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا ہے اور احباب نے پڑھ لیا ہے اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے ڈسپلن کے متعلق بعض باتوں کی وضاحت بیان فرمائی ہے۔

انسانوں کی کوئی مجلس کوئی تنظیم کوئی انجمن کوئی حکومت ایسی نہیں ہوسکتی جس کے کچھ قواعد مقرر نہ ہوں۔ جن پر ہر وہ شخص نگاہ رکھنے کا ذمہ وار ہے جو اس مجلس یا تنظیم وغیرہ میں شمولیت اختیار کرتا ہے اب جو شخص ایسی تنظیم میں داخل ہو کر ان کی پابندی سے گریز کرتا ہے یقیناً وہ خاطی ہے اور قواعد کے مطابق اس سے سلوک کیا جائے گا الا ماشاء اللہ وہ اپنے آپ کو اس تنظیم سے الگ کرلے۔ ورنہ اس تنظیم میں رہتے ہوئے وہ ان قواعد کی پابندی لازماً کرے گا۔ اور ان کی خلاف ورزی کا جو نتیجہ قواعد میں مقرر کیا گیا ہے اس کو بھگتے گا اگر ایسا نہ ہو تو کوئی تنظیم یا کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی اور نہ وہ اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرسکتی ہے۔ ایسی تنظیم جس میں اس کے افراد قواعد کی پابندی نہ کریں اور ان کی خلاف ورزی کے نتیجہ کو برداشت نہ کریں۔ وہ پھر بھی تنظیم میں شامل رہیں تو وہ کوئی تنظیم نہیں اور نہ وہ کوئی حکومت ہے بلکہ ایسی حالت کو انارکی کہا جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی نظام نہ چل سکے گا اور نہ کوئی کام سرانجام پا سکے گا۔

جب انسان کسی تنظیم میں شامل ہوتا ہے اور اس کے قواعد و ضوابط کو قبول کر لیتا ہے تو پھر اس کا یہ حق نہیں رہتا کہ اگر ان قواعد و ضوابط کے مطابق کوئی کارروائی کی جائے بغیر ان قواعد و ضوابط کو بدلوائے ان کی پابندی سے اپنے آپ کو بری سمجھے جب تک وہ قواعد و ضوابط اپنی صورت میں موجود ہیں اور جو کارروائی خواہ کسی فرد کے خلاف ہو ان کے ماتحت کی جاتی ہے وہ حق بجانب سمجھی جائے گی اور ایسی کارروائی پر اعتراض کرنا ناواجب ہوگا۔ خواہ کسی کی سمجھ میں اس کارروائی کی افادیت آئے یا نہ آئے جب تک قواعد و ضوابط میں حسب ضابطہ تبدیلی نہ ہو اس وقت تک یہ عذر مسموع نہیں ہوسکتا کہ یہ کارروائی ہماری سمجھ میں نہیں آئی اس کی بین مثال فوج کی تنظیم ہے۔ اب اگر کوئی شخص فوج میں بھرتی ہوتا ہے تو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ تمام ان فوجی عقائد کی پابندی کرے جو اس پر لاگو ہیں۔ مثلاً فوج کا یہ قاعدہ ہو کہ ہر شخص کو جو فوج میں شامل ہے صبح بجے اٹھکر پریڈ میں شامل ہونا ہوگا۔ اب ہر تندرست رکن کا فرض ہے کہ وہ اس قاعدہ کی پابندی کرے اس کا کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا سوائے عذرات کے جو قواعد کے مطابق صحیح عذرات مانے گئے ہیں۔ مثلاً کوئی بیمار ہے تاہم اس صورت میں بھی اسکو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ دینا ہوگا تاکہ اسکی بیماری کی تصدیق ہو سکے۔

کسی ملک میں نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک اس ملک کے تمام باشندے ملکی قانون کی پابندی نہ کریں۔ اب ہر انسان کسی نہ کسی ملک میں رہتا ہے اس لئے کوئی انسان ایسا نہیں ہے۔ جس پر اپنے ملک کے قوانین کی پابندی لازم نہ ہو۔ یہ تو خیر حکومت کی بات ہے ہمارے معمولی کاموں میں بھی کسی نہ کسی ڈسپلن کی پابندی لازمی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسکی نہایت سادہ سی مثال بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ:-

"فرض کرو اس مجلس میں میں کہوں کہ پانی لاؤ تو بالکل ممکن ہے دو تین سو آدمی اٹھ کر چلے جائیں اسی خیال کے ماتحت کہ ان میں سے ہر ایک اس آواز کے مطابق عمل کرے اور بالکل ممکن ہے۔ ایک بھی نہ جائے اس خیال کے ماتحت کہ ممکن ہے کوئی اور چلا گیا ہو۔ تو ہنگامی کام ہمیشہ ناقص رہتے ہیں جس چیز کے ساتھ کامیابی حاصل ہوسکتی ہے وہ تنظیم اور اصلاح ہے"

اس مثال سے آپ نے واضح فرمایا ہے کہ اجتماعی کاموں میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہر کام میں ڈسپلن کو مدنظر رکھا جائے تاکہ کام میں کامیابی ہو۔ جیساکہ حضور نے فرمایا ہے۔ اگر پانی کے لئے بہت سے آدمی چلے جائیں تو مجلس ہی درہم برہم ہو جائے گی اور جس غرض کے لئے مجلس قائم کی گئی ہے وہ فوت ہو جائے گی یا اگر کوئی بھی نہ جائے تو پانی جس غرض کے لئے طلب کیا گیا ہے وہ پوری نہیں ہوگی اور اس طرح بھی نقصان ہوگا۔ لیکن مجلس میں ایک یا دو آدمی اس کام کے لئے پہلے ہی سے مقرر ہوں کہ وہ پانی کی ضرورت ہو تو مہیا کریں تو مجلس میں کسی قسم کی بدعنوانی ظاہر نہیں ہوگی۔

ہمارا جلسہ سالانہ چند دنوں میں منعقد ہونے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں احباب شمولیت فرمائینگے خدانخواستہ اگر اتنے بڑے اجتماع کے لئے کوئی انتظامات پہلے ہی سے نہ کئے جائیں تو جلسہ کبھی پذیر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً پنڈال ہی نہ بنایا جائے اور خیال کرلیا جائے کہ لوگ جمع ہوں گے۔ تو فوراً پنڈال تیار کرلیں گے۔ تو بتایئے پہلے تو ایسے جلسے کے لئے جگہ ہی موجود نہ ہوگی اور نہ پنڈال کا سامان ہوگا۔ اور نہ اتنے لوگوں میں سے لوگ پیدا ہوں گے جو جھٹ پٹ سامان مہیا کرلیں گے اور پنڈال تیار کرلیں۔ اسی طرح سینکڑوں انتظامات ہیں جو جلسہ کے انعقاد پذیر ہونے کے لئے پہلے ہونے لازمی ہیں۔ ورنہ نہ جلسہ ہوسکیگا اور نہ وہ اغراض پوری ہو سکیں گی جو جلسے سے وابستہ ہیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے تمام انتظامات نہایت حسن اور خوبی سے کئے جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنی اغراض میں ان کو کامیابی ہوتی ہے۔ جو لوگ ان جلسوں میں شمولیت کرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ کوئی کام اندھا دھند نہیں ہوتا۔ شامل ہونیوالوں کے لئے جو آداب اور قواعد مقرر ہیں اور پھر جلسہ کے منتظمین اور کارکنوں کے لئے جو قواعد و ضوابط ہیں۔ ان کی پابندی ہر کارکن کے لئے اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہے۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ مثلاً لنگروں کا انتظام ہے۔ جو دوست لنگروں کے انتظام کے لئے مقرر ہوتے ہیں ان کے لئے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں اگر وہ ان کے مطابق کام کرینگے تو لنگروں کا انتظام بہتر رہے گا ورنہ خرابی پیدا ہوگی اب ان انتظامات میں کھانا پینے والوں کے لئے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں۔ مثلاً باقاعدہ طور پر کھانے کی پرچی حاصل کرنا۔ مقررہ جگہ پر لائن میں کھڑا ہونا حسب ضرورت کے مطابق کھانا طلب کرنا۔ الغرض بیسیوں باتیں ہیں جن میں کھانے پینے والوں کو بڑی احتیاط اور ڈسپلن سے کام لینا چاہیئے۔ ورنہ افراتفری پیدا ہوگی اور کھانا صحیح طور پر تقسیم نہیں ہو سکے گا۔

الفضل کے اسی پرچہ میں جس میں متذکرہ بالا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے پہلے صفحہ پر مختصراً ان انتظامات کا ذکر کیا گیا ہے جو آئندہ جلسہ کے لئے کئے گئے ہیں ان کو الفضل کو پڑھکر ہر دوست کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جلسہ کے انتظامات میں کس قدر مشقت اٹھائی جاتی ہے اور منتظمین کو کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انتظامات اسی وقت کامیاب ہوسکتے ہیں۔ جب احباب ہر طرح کے ڈسپلن کو مدنظر رکھیں اور جلسہ کے ساتھ جو برکات وابستہ ہیں وہ اسی وقت حاصل ہوسکتی ہیں۔ اگر ہم ان قواعد و ضوابط کی پابندی کریں۔ جو منتظمین نے ڈسپلن قائم رکھنے کے لئے وضع کئے ہیں اس لئے چاہیئے کہ ہم منتظمین کے کام میں روکیں نہ ڈالیں بلکہ ڈسپلن قائم رکھکر ان کی مدد کریں۔

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت ڈسپلن کی پابندی میں بے مثال ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر کام خوش اسلوبی سے سرانجام پاتے ہیں تاہم ابھی ہم میں بھی ترقی کی بڑی گنجائش ہے۔ ہر بات میں باوجود پوری کوشش کے گنجائش ہوتی ہے۔ اسلئے چاہیئے کہ ہم جلسے کے ایام میں خاص طور پر ڈسپلن کا خیال رکھیں ڈسپلن کا اہم ترین جزو اطاعت ہے۔ جب تک افسروں کی اطاعت نہ کی جائے۔ ڈسپلن قائم نہیں رہ سکتا اسلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تین آدمی اکٹھا سفر کریں تو انہیں چاہیئے کہ اپنے سے ایک کو امیر سفر مقرر کریں۔ اور باقی دونوں اس کی اطاعت کریں ایسا کرنے سے یقیناً سفر میں بہت سی سہولتیں حاصل ہوں گی۔ اسی طرح ایک مسلمان کے تمام کام نظام سے چلتے ہیں۔ خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی مثلاً جلسہ کے دنوں میں جہاں فارغ اوقات میں چلنے پھرنے میں بھی احتیاط لازمی ہے تاکہ گرد و غبار نہ اڑے اور جہاں راستہ تنگ ہو وہاں سے بآسانی سب بلا وقت گزر سکیں۔ یہ ذرا ذرا سی باتیں ہیں مگر ان کے نتائج بڑے دوررس ہیں۔ اگر ہم ذرا ذرا سی باتوں میں بھی ڈسپلن قائم رکھنے کے عادی ہو جائیں تو بڑے بڑے کاموں میں اس سے بڑے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالمغنی خاں صاحب رضی اللہ عنہ

اُذکُروا موتاکم بالخیر (حدیث نبویؐ)

(از مکرم وقیع الزمان صاحب - ربوہ)

(۴)

وفات یافتہ روحوں کا اس دنیا سے تعلق

اپنے ایسے عزیزوں کی وفات کے بعد جن سے شدید محبت ہو انسان ان کی ارواح سے تعلق پیدا کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہ شدید خواہش وہمی طبیعتوں میں یہ تاثر پیدا کر دیتی ہے کہ گویا وفات یافتہ عزیزوں کی ارواح ان کو دیکھ رہی ہیں اور ان کے ہر قول و فعل سے اسی قسم کی خوشی یا غمی کے تاثرات لے رہی ہیں جن کے ہم اس مادی دنیا میں عادی ہیں۔ اس قسم کا وہم اکثر اوقات انسان کی عملی جدوجہد کی قوت کو کمزور کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ ایک بار حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں اس مسئلہ پر بھی کچھ روشنی ڈالی تھی۔ وہ خط سردست نہیں مل رہا اگرچہ امید ہے کہ تلاش سے مل جائے گا اس کا خلاصہ جو میرے ذہن میں محفوظ ہے یہ ہے کہ وفات کے بعد ارواح کے درمیان اور اس مادی دنیا کے درمیان مکمل حجاب ڈالا جاتا ہے اور ان کا اس دنیا سے اور یہاں کے حالات خوشی و غمی سے کوئی تعلق نہیں رہتا سوائے اس تعلق کے اور اس حد تک جو خدا کی طرف سے ہو کر یعنی اس سے تعلق محبت کے نتیجہ میں اسی کے اذن سے ہو اور اس کی باریک در باریک حکیمانہ مصلحتوں کو پورا کرنے والا ہو۔

گناہ سے بچنے کیلئے تدبیر کی ضرورت

زمانہ طالب علمی میں ایک بار میں نے عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معصیت سے اور ہر ایسے فعل سے بچائے جو اس کی ناراضگی کا موجب ہو تو آپ نے فرمایا کہ اس ضمن میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو کھینچنے والی چیز یہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتا رہے۔ جس طرح جس طرح جسمانی ہلاکت اور تکالیف سے بچنے کے لئے انسان ضروری احتیاطیں اور تدبیریں کرتا رہتا ہے۔ فرماتے تھے کہ اگر انسان صدق دل سے شیطان کے خلاف تدبیر میں لگا رہے اور اسی کوشش میں بعض سوراخ اس کی ذرہ میں ہو جو انسانی لاعلمی یا کمزوری کے باقی رہ جائیں تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کی مدد کر کے خود ان سوراخوں پر محافظ مقرر نہ کرے۔

السّلام علیکم میں پہل

حضرت مولوی صاحب کی ایک خصوصیت جو آپ کے اکثر احباب نے آپ کی زندگی میں محسوس کی ہوگی یہ تھی کہ راہ میں جب کوئی شخص ملتا تو ہمیشہ سلام میں پہل کرتے شاید ہی کبھی کسی نے کوشش کر کے سلام کہنے میں سبقت کی ہو۔ ورنہ آپ ہمیشہ دور ہی سے السلام علیکم کہہ دیتے۔ یہ خصوصیت حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ میں بھی تھی اور ان بزرگوں کے تتبع میں آج سے بیس سال پہلے قادیان میں یہ رواج تھا کہ ہر شخص دوسرے دوسرے شخص کو خواہ وہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضرور السلام علیکم اور وعلیکم السلام کہتا اور وہاں کے کوچہ و بازار جنت کی فضاؤں کی طرح ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعاؤں سے معمور رہتے افسوس کہ اب مرکز سلسلہ میں یہ خصوصیت کچھ کم ہوتی جا رہی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے بعض نوجوان مغربی تمدن کے تتبع میں سلام میں پہل کرنے کو یا بلا تعارف سلام کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھنے لگے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے قادیان کے پُر محبت اور پُر اخلاص ماحول کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور سلام سے گونجتی ہوئی فضاؤں میں پرورش پائی ہے ان پر خاص طور پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ بجائے اس رو کے ساتھ خود بہنے کے اخلاقی جرأت اور کوشش سے اس مبارک رسم کو پھر تازہ کریں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ سے تعلقِ عشق و فدائیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات سے حضرت مولوی صاحبؓ کو جو تعلق عشق و فدائیت تھا اس کا اظہار آپ کی ایک ایک بات سے ہوتا تھا۔ اخبار الفضل میں ایک واقعہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد شائع ہوا تھا وہ بھی خلاصۃً درج کئے دیتا ہوں۔ آپ اپنے صاحبزادے عبدالشکور مرحوم کو اس کی آخری علالت میں بغرض علاج لاہور لے گئے جہاں وہ انتقال کر گئے۔ دوران سفر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر (مارچ ۱۹۵۴ء کے) قاتلانہ حملہ کی اطلاع ملی۔ واپسی پر جب آپ اپنے جوان بیٹے کی نعش لے کر ربوہ آ رہے تھے راستے میں ایک احمدی دوست ربوہ سے جاتے ہوئے آپ کو ملے آپ نے بےتابی سے پوچھا "حضرت صاحب خیریت سے ہیں؟" اس دوست کو عبدالشکور خان مرحوم کی خطرناک علالت کا علم تھا اس لئے اس نے آپ کے بیٹے کی صحت دریافت کی۔ آپ نے پھر بےتابی کے عالم میں وہی سوال دہرایا اور دہراتے گئے جب تک کہ اس دوست نے بتلا نہ دیا کہ ہاں حضور خیریت سے ہیں۔ آپ نے جب یہ سُنا تو چہرہ سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ایک بہت بڑا بوجھ دل پر سے اُتر گیا ہے ساتھ ہی آپ نے بلند آواز سے الحمدللہ کہا اور کئی بار دُہرایا۔ اس کے بعد ذرا توقف کر کے اس دوست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا

"عبدالشکور کا جنازہ لے کر جا رہا ہوں"

مجھے یاد ہے آپ نے کئی موقعوں پر فرمایا کہ "حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روحانی مقام یہ ہم دنیاوی سے بلند ہے"

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا بڑی دولت ہے

"سچی بات یہ ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو اہل اللہ تو مر ہی جاتے جو لوگ دعاؤں کے فوائد سے محروم ہیں انہیں یہی دھوکا لگا ہوا ہے کہ وہ دعا کی اس تقسیم سے بالکل ناواقف ہیں۔ جب میرا سب سے پہلا لڑکا فوت ہوا تو اسے سخت غشی کی حالت تھی جب اس کی والدہ نے ایسی نازک حالت دیکھی تو کہا کہ امید نہیں کہ یہ جانبر ہو سکے۔ میں کیوں اپنی نماز ضائع کروں۔ چنانچہ وہ نماز میں مصروف ہوگئیں۔ اور جب بعد فراغت مجھ سے دریافت کیا تو چونکہ لڑکا انتقال کر چکا تھا میں نے کہا وفات پا گیا ہے۔ اس پر انہوں نے پورے صبر اور رضا کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جس امر میں مومن کو نامراد کرتا ہے اس نامرادی پر صبر کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی صبر کا نتیجہ تھا کہ خدا نے ایک کی بجائے چار بیٹے عطا فرمائے

الغرض دعا...... بڑی دولت ہے انسان کو چاہیئے کہ بےصبر ہو کر دعا نہ کرے بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے یہاں تک کہ قبولیت دعا کا وقت آ جائے"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۸)

مقام صبر وضبط

مشکلات اور مصائب میں حضرت مولوی صاحب کا صبر وضبط۔ توکل علی اللہ اور راضی برضا ہونے کا مقام اتنا بلند تھا کہ اس کی نظیر بہت ہی کم ملے گی اور سوائے ایک نفس مطمئنہ کے اور کسی انسان کے لئے وہ نمونہ دکھانا ناممکنات سے ہے۔ آپ نے قرض لے کر جو کچھ جائیداد قادیان میں پیدا کی تھی وہ سب کی سب آپ کے ہاتھ سے غیر متوقع طور پر چلی گئی اور اس کا انتہائی دردناک پہلو یہ تھا کہ وہ قرض جو آپ نے اسی جائیداد کی کفالت پر لے کر اس پر لگایا تھا وہ باقی رہ گیا اور آپ کے تمام قرض خواہ پاکستان پہنچ کر آپ کو اذیت پہنچانے لگے۔ آپ کی تھوڑی سی پنشن تھی اور دو جوان بچوں کی تعلیم کا بار اور ان میں سے ایک کا اہل وعیال کا خرچ آپ کے بوڑھے اور ضعیف کاندھوں پر تھا۔ لیکن آپ سے قریب رہنے والے عزیز اور احباب گواہ ہیں کہ کبھی کلمہ شکر کے علاوہ کوئی کلمہ آپ کی زبان سے نہیں نکلا۔ سلسلہ کے لئے اس قدر غیرت تھی کہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تو پہاڑ پر پتھر توڑنے والوں میں شامل ہو کر بھی اپنی آمد میں اضافہ کر سکتا ہوں۔ لیکن وہ کمزور طبع لوگ جو سلسلہ کی مالی مشکلات سے ناواقف ہیں انجمن پر اعتراض کریں گے بلکہ ممکن ہے بعض لوگوں کے لئے یہ بات ٹھوکر کا موجب ہو اور وہ خدمتِ دین سے رک جائیں۔ تنگی کے ان ایام میں بھی جب کہ آپ کے گھر فاقوں تک نوبت پہنچ رہی تھی آپ نے بعض غرباء کی پوشیدہ امداد اپنے اہل وعیال سے چھپ کر جاری رکھی۔

آپ کے خاندان کی بعض بوڑھی لاوارث خواتین قائم گنج میں تھیں اور آپ کی امداد پر ان کا گذارہ تھا آپ نے ان انتہائی عسرت کے ایام میں بھی ان کا گذارہ بند نہ کیا۔

آپ کی جوان بیٹی خانسہ بیگم راولپنڈی میں فوت ہوئیں تو آخری وقت تک آپ ان کے سرہانے دعا میں مشغول رہے، لیکن جونہی معلوم ہوا کہ اب اخیر وقت ہے اور تقدیر جاری ہو چکی ہے تو آپ نے فوراً سب کو جزع فزع سے منع کر دیا اور صبر کی تلقین کی۔ آپ کی اولاد میں سے یہ وہ بیٹی تھی جس سے آپ کو انتہائی محبت تھی۔

آپ کو سر میں شدید درد کا دورہ ہوتا تھا۔ لیکن آپ کے گھر والوں نے اور بچوں نے کبھی کراہنے کی آواز منہ سے نہ سنی۔ بعض اوقات شدتِ درد سے آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا

آخری علالت میں آنتوں کے کینسر میں اکثر اوقات اتنا شدید درد ہوتا کہ آپ بے ہوش ہونے کے قریب ہو جاتے لیکن کبھی کسی نے آپ کو کراہتے نہیں سنا۔ اس تکلیف دہ علالت کے دوران میں حالت دن بدن خراب ہو رہی تھی لیکن جب بھی گھر میں سے یا باہر سے آنے والوں میں سے کسی نے طبیعت پوچھی آپ نے یہی جواب دیا۔ "الحمد للہ! اچھا ہوں" اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ غلام۔ اپنے ربّ کا شکر گذار بندہ۔ یہ نفس مطمئنہ یہی کہتا ہوا ۱۴ ستمبر ۱۹۵۹ء کی سہ پہر کو اس جہانِ فانی سے چلا گیا۔

احباب سے گذارش

یہ قلم برداشتہ مضمون جو ابتدائی اندازہ سے لمبا ہو گیا ہے شروع کرتے وقت میرے مدِ نظر تین باتیں تھیں۔ اوّل یہ کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امّی وابی) کا وہ فرمان جس سے میں نے پہلے اس مضمون کی ابتداء کی ہے پورا ہو اور حضرت مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نیکیوں کے ذکر سے اگر کچھ سعید روحوں کو نیکی کی توفیق حاصل ہو تو یہ امر مرحوم کی روح کے لئے (اور کیا عجب کہ آپ کے طفیل کسی حد تک اس ناچیز کے لئے بھی) ثواب کا موجب ہو۔

دوسرے یہ کہ حضرت مولوی صاحب رضی کی زندگی کے کچھ حالات و واقعات اور آپ کے بعض ارشادات جو آپ کی سیرت پر روشنی ڈالنے والے ہیں آئندہ مؤرخین کی سہولت کے لئے ضابطۂ تحریر میں آ جائیں اور بالآخر یہ کہ اس مضمون کو پڑھ کر حضرت مولوی صاحب کے پرانے احباب کو تحریک ہو کر وہ بھی آپ کی سیرت کے موضوع پر قلم اٹھائیں اور یا تو خود اپنے مضامین سلسلہ کے جرائد میں شائع کروا کر آپ کے حالات و واقعات محفوظ کرنے میں مدد دیں۔ ورنہ کم از کم قابلِ ذکر واقعات کی تفصیلی اطلاع آپ کے صاحبزادے عزیزم عبد المنان خاں کو تحریراً بھیج دیں تاکہ یہ جمع شدہ مواد اپنے وقت پر مرتب کر لیا جائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس حقیر کوشش کو قبول فرماتے ہوئے اپنے فضل سے ان مقاصد کی تکمیل فرمائے۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو اور ان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین ۵

"حج بدل" کی خواہش رکھنے والے دوست توجہ فرمائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

میرے اہل خانہ یعنی امّ مظفر احمد چونکہ بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ اس لئے انہیں اپنی طرف سے حج بدل کروانے کی شدید خواہش ہے۔ سو ایسے مخلص اور دعاؤں میں شغف رکھنے والے دوست جو حج بدل کرنے کے لئے تیار ہوں خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

شرائط حسب ذیل ہوں گی:۔

( ) یہ دوست اپنی طرف سے حج کر چکے ہوں۔ کیونکہ دوسرے کی طرف سے حج بدل وہی کر سکتا ہے جو پہلے اپنی طرف سے یہ فریضہ ادا کر چکا ہو۔

( ) صحت اچھی ہو۔ تاکہ سفر کی کوفت برداشت کر سکیں۔ حج بحری جہاز کے ذریعہ کرنا ہوگا۔

( ) مخلص اور نیک اور دعاؤں میں شغف کرنے والے ہوں جس کے لئے مقامی یا ضلع وار امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواست آنی چاہیئے۔

( ) حکومت کی طرف سے حج کی اجازت حاصل ہونے کے بعد خرچ دیا جائے گا اور اجازت کے لئے خود کوشش کرنی ہو گی۔ کیونکہ میں اس طریقے سے آگاہ نہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۳/۱

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے ایک ضروری گذارش

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے گذارش ہے کہ جلسہ کے مبارک ایام میں صفائی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ مختلف فرودگاہوں میں عارضی ٹٹیاں بنائی جا رہی ہیں اس بارہ میں مردوں سے عموماً اور عورتوں سے خصوصاً یہ درخواست ہے کہ عارضی ٹٹیوں کو درست طور پر استعمال کریں۔ بول و براز کھدے ہوئے گڑھوں سے باہر ہرگز گرنے نہ دیں۔

اسی طرح سڑکوں کے دو رویہ مختلف جگہوں پر ڈرم رکھوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ احباب تمام کوڑا کرکٹ ردّی قسم چھلکاجات ردّی کاغذ وغیرہ ان ڈرموں میں ڈالیں تاکہ گند جمع نہ ہو اور سڑکیں صاف ستھری نظر آئیں۔ امید ہے احباب اس طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں گے۔

(منتظم صفائی جلسہ سالانہ)

مجلسِ عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیرِ اہتمام دو اہم مقالے

ربوہ ۱۳ جنوری کل ڈھائی بجے بعد دوپہر مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کا ایک خصوصی اجلاس مجلس کے نائب صدر لطیف انور صاحب (متعلم درجہ ایف۔ اے) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں عربی ادب کے سکالر مکرم یحییٰ فضلی صاحب اور جامعہ احمدیہ کے فاضل استاد مکرم ملک مبارک احمد صاحب نے دو اہم موضوعات پر مقالے پڑھے۔ مکرم فضلی صاحب کے مقالے کا عنوان تھا "قرآن مجید کا اسلوب بیان" اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب کا مقالہ تھا "عرب کے مشہور شاعر ابو الطیب المتنبی کے حالاتِ زندگی اور اس کی شاعری"

مکرم فضلی صاحب نے اپنے مقالے میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ قرآن مجید کے مضامین و مطالب ہی نہیں بلکہ اس کا اسلوب بیان بھی ایک زندہ معجزے کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کے بعض نمونے پیش کر کے اس کے بے مثل اسلوب بیان کو نہایت عمدگی سے واضح کیا۔

مکرم ملک صاحب موصوف نے متنبی کے طبعی میلانات پر روشنی ڈال کر واضح کیا کہ یہ میلانات کس طرح اس کی شاعری پر اثر انداز ہوئے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے متنبی کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے اور ان کی فنی خوبیوں پر روشنی ڈالی۔

ہر دو مقالہ جات نہایت توجہ اور انہماک سے سنے گئے۔ اور طلبہ نے استفادہ کے پیش نظر ان کے نوٹس بھی لئے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اسلام اور آدابِ مجالس

از عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم علی پور ضلع مظفر گڑھ

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں تہذیب و تمدن مذہب و سیاست اور دیگر انسانی زندگی کے تمام شعبوں اور تمام پہلوؤں میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے لئے نہایت عمدہ اصول بیان کر دیئے گئے ہیں اسلام نے آدابِ مجالس کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ ذیل میں اس کا کسی قدر ذکر کیا جاتا ہے :-

(۱)

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مجلس کی طرف جاتے ہوئے پورے وقار اور سکینت کے ساتھ اہلِ مجلس کو سلام کہنا چاہیئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سب کو سلام کہے اگر اس کا ارادہ بیٹھنے کا ہے تو بیٹھ جائے اور جب اٹھے تو پھر سلام کہے“

(رواہ الترمذی و ابو داؤد)

اہلِ مجلس کو کس طرح سلام کہا جائے؟ اس کے متعلق حضرت عمران بن حصینؓ کی یہ روایت ہے کہ ”ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا السلام علیکم تو آپ نے اس کا جواب دیا۔ پس وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس یعنی اس شخص کو دس نیکیوں کا ثواب مل گیا۔ پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا بیس یعنی اس کے نامۂ اعمال میں بیس نیکیوں کا ثواب لکھا گیا۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس یعنی اس شخص کو تیس نیکیوں کا اجر ملے گا۔“ (رواہ ابو داؤد)

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ اہلِ مجلس کو ہمیشہ پورے الفاظ یعنی ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ“ سے سلام کہنا چاہیئے

اگر مجلس کثیر تعداد احباب کی ہو تو تمام تک سلام کی آواز پہنچانے کی خاطر بہت بلند آواز سے سلام نہیں کہنا چاہیئے کہ جس سے اہلِ مجلس کی توجہ اپنے اصل مقصد سے ہٹ جائے۔ ہاں مختلف جگہوں پر مناسب آواز کے ساتھ تین سلام کہہ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت انسؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ ”نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات اہم فرماتے تو تین دفعہ دہراتے تاکہ اچھی طرح سمجھ آ جائے اسی طرح جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو ان کو تین بار سلام کہتے“۔

(رواہ البخاری)

کثیر تعداد میں لوگوں کو سلام کہنے یا سلام کا جواب دینے کے متعلق حضرت علیؓ کی روایت بھی مدنظر رہے کہ یہ جائز ہے کہ ایک گروہ میں سے صرف ایک آدمی سلام کہہ دے اسی طرح یہ بھی کافی ہے کہ بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو ان میں سے ایک آدمی آنیوالوں کے سلام کا جواب دیدے“۔

(رواہ البیہقی مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۳۹۹)

یعنی یہ ضروری نہیں کہ تمام آنے والے آدمی سلام کہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ سب بیٹھے ہوئے ان کا جواب دیں۔ بلکہ ان میں سے ایک کا سلام کہنا یا جواب دینا باقی سب لوگوں کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ اور ایک شخص ان سب کی نمائندگی کرنیوالا ہوگا

(۲)

مجالس میں ہمیشہ کھل کر بیٹھنا چاہیئے اور آنیوالوں کے لئے جگہ بنا دینی چاہیئے۔ تنگ ظرفی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق حضرت ابو سعید خدری کی یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”خیر المجالس اوسعہا“ کہ اچھی اور بہتر مجلسیں وہ ہوتی ہیں۔ جن میں لوگ کھل کھل کر بیٹھیں تاکہ آنے جانے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو اور ایسا بھی نہ ہو کہ اگر کسی کو اپنی ضرورت کے ماتحت مجلس سے اٹھنا پڑے تو ساری مجلس میں انتشار کی سی کیفیت پیدا ہو جائے۔ بلکہ اس کے جانے کے لئے دوستوں کو رستہ بنا کر کشادہ دل ہونے کا ثبوت دینا چاہیئے۔

(۳)

اہلِ مجلس کو صدرِ مجلس یا منتظمینِ مجلس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہیئے اگر کہا جائے کہ کھل کر بیٹھو یا مجلس سے اٹھ جاؤ تو فوری تعمیل ہونی چاہیئے۔ اور السمع والطاعۃ مجالس کے انعقاد کا بنیادی مقصد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے بارہ میں اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت واللہ بما تعملون خبیر“ (مجادلہ ع ۲) یعنی اے مومنو! جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجالس میں کھل کر بیٹھ جاؤ۔ تو کھل کر بیٹھ جایا کرو۔ اللہ تعالےٰ بھی تمہارے لئے کشادگی کے سامان پیدا کرے گا۔ اور جب تمہیں کہا جائے کہ اٹھ جاؤ۔ تو اٹھ جایا کرو اللہ تعالےٰ ان کو جو کہ مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں۔ درجات میں بڑھا دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے (تفسیر صغیر)

اس آیت کریمہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جب سرک کر یا کشادہ ہو کر بیٹھنے یا اٹھ کر چلے جانے کے حکم کی بغیر چون و چرا فوری تعمیل کرنا ضروری ہے تو پھر دیگر احکام جو مجالس میں فلاح و بہبودی اور روحانی و جسمانی ترقی کے متعلق سنائے جائیں ان کی کیوں تعمیل نہ کی جائے بلکہ ”اسمعوا واطیعوا“ کے مطابق تمام احکام کی پابندی کرنے سے ۔۔۔۔ اللہ تعالےٰ اپنے حضور بلندیٔ درجات کا وعدہ فرماتا ہے۔ وان اللہ لا یخلف المیعاد۔

کھل کر بیٹھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ منتشر ہو کر یا متفرق طور پر بیٹھیں بلکہ تنظیم کے ساتھ صفیں بنا کر یا حلقہ کی صورت میں جس طرح بھی مناسب سمجھا جائے مجالس میں بیٹھنا مجلس کی غرض کو پورا کرنے کا موجب ہوتا ہے اسکے متعلق حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت ہے کہ ”صحابہ کرامؓ بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم متفرق اور الگ ہو کر کیوں بیٹھے ہو؟“

(۴)

مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیئے اور نہ ہی کندھوں پر سے کودتے ہوئے لوگوں کے درمیان جا کر بیٹھنا چاہیئے بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیئے۔ حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کوئی شخص کسی کو مجلس میں سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ مجلس میں فراخی کے ساتھ کھل کر بیٹھو“ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنکر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ عمل تھا کہ اگر کوئی شخص خود اپنی خوشی سے اٹھ کر ان کو اپنی جگہ پیش کرتا تو تب بھی آپ نہ بیٹھتے (رواہ البخاری)

اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دو اکٹھے بیٹھے ہوئے شخصوں کے درمیان بغیر اجازت کے بیٹھ جائے“

(رواہ الترمذی)

اور حضرت جابر بن سمرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تو مجلس کے سرے پر ہی بیٹھ جاتے“۔

(رواہ ابو داؤد)

(۵)

مجلس کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی مجلس سے اٹھ کر جائے تو اس کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ ہاں اسکی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔ اسکے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق“ (رواہ مسلم) کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر وہ واپس وہاں آ جائے تو وہ اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ اسی طرح حضرت عمر بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کی جگہ پر بغیر اجازت کے بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(رواہ ابو داؤد)

(۶)

جب صدرِ مجلس یا کوئی معزز شخصیت مجلس میں آئے تو اہلِ مجلس کو اس کی تکریم اور عزت کی خاطر کھڑا ہو جانا چاہیئے چنانچہ اسی بارہ میں حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اپنا حکم مقرر کیا اور ان کو بلایا گیا۔ اور جب وہ مسجد کے قریب آئے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قوموا الیٰ سیدکم“ یعنی اپنے سردار کی عزت کی خاطر کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

— (باقی) —

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے چندہ دینے والے احباب

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اس سے قبل ایک فہرست صدقہ دہندگان کی اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے اس کے بعد سے جن احباب نے ہسپتال کے نادار مریضان کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے بیمار رے آنا کو کامل شفاء عطا فرمائے اور صدقہ دہندگان کی بھی سب بیماریوں کو دور فرمائے آمین

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ صدقہ کی رقوم سے ربوہ اور ارد گرد کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج بلا امتیاز مذہب و ملت مفت ہو رہا ہے جس سے ایسے مریضوں کو بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اس تحریک کی افادیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے تقریباً پندرہ بیس ٹی۔بی کے مریض تحت علاج کروا رہے ہیں جو خود ہرگز ایسے علاج کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ امید ہے احباب اس تحریک کو جاری رکھتے ہوئے ایسے نادار اور غریب بھائیوں کی امداد فرماتے رہیں گے۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان از ۱۵/۹/۵۹

نمبر	نام	رقم
۱	امۃ الوہاب صاحبہ ضیلہؔ اہلیہ عبد اللطیف خانصاحب ربوہ	۳-۰-۰
۲	سیدہ کلثوم بانو صاحبہ بذریعہ 〃 〃	۳-۰-۰
۳	عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت خانیوال	۲۷-۱۲-۰
۴	عبد الرحمٰن صاحب ڈیرہ غازیخان	۵-۰-۰
۵	غلام محمد صاحب از جماعت چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ	۸-۲-۰
۶	پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال گولیکی۔	19-8-0
۷	سید المرتضیٰ علی صاحب کراچی	۵۰-۰-۰
۸	لجنہ اماء اللہ کراچی	14-0-0
۹	چوہدری غلام محمد صاحب چک ۲۹۵ گ ب لائلپور	18-6-0
۱۰	بابو صادق محمود صاحب اوورسیر مظفر آباد کشمیر	۲۵-۰-۰
۱۱	ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ	۲-۸-۰
۱۲	چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر عالمی عدالت	۳۰۰-۰-۰
۱۳	محمد حسین صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی	۵-۰-۰
۱۴	قاضی محمد عبد اللہ صاحب پنشنر ربوہ	۲-۰-۰
۱۵	علی محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت جھنگ صدر	۵-۰-۰
۱۶	بیگمات ولایت حسین شاہ صاحب شاہ مسکین	۱-۰-۰
۱۷	سلطان محمود انور صاحب جماعت کھاریاں	۶۵-۰-۰
۱۸	محمد شفیع صاحب اشرف ربوہ	۱-۰-۰
۱۹	شمیم حسین صاحب سیکرٹری مال وزیر آباد	۱۱-۰-۰
۲۰	جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۲-۱۰-۰
۲۱	رشید بی بی صاحبہ چک ۲۴۶ ج ب لائلپور	۵-۰-۰
۲۲	ماسٹر مولاداد صاحب شہزادہ ضلع سیالکوٹ	۱-۰-۰
۲۳	مولوی مہدی شاہ صاحب معلم	۰-۸-۰
۲۴	والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	۲۵-۰-۰
۲۵	بذریعہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ	۱۰۰-۰-۰
۲۶	عبد الرشید صاحب ککھڑ منگلا ڈیم	۴-۸-۰
۲۷	مرزا عبد الرشید صاحب سیکرٹری مال دار الصدر ربوہ	۱۵-۳-۰
۲۸	ہیڈ معلم صاحب بستی گل گھوٹو ضلع ڈیرہ غازیخان	۲۴-۰-۰
۲۹	رباجی احمد صاحب۔ کراچی	۵-۰-۰
۳۰	امۃ الحی صاحبہ بنت چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۱۴-۸-۰
۳۱	امۃ الباری صاحبہ 〃 〃	۴-۸-۰
۳۲	بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۵-۰-۰
۳۳	کلثوم بیگم دلدار خانصاحب 〃	۲۵-۰-۰
۳۴	بیگم صاحبہ ملک بشیر احمد صاحب کراچی	۵-۰-۰
۳۵	بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی	۲۵-۰-۰
۳۶	بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب از والدہ مرحومہ	۵۰-۰-۰
۳۷	〃 〃 〃 از والد مرحوم۔	۵۰-۰-۰
۳۸	محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ	۱۳-۰-۰
۳۹	بیگم محمد بشیر احمد صاحب حیدر آباد	۶-۰-۰
۴۰	چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹ	۵-۰-۰
۴۱	مسز محمد عبد اللہ صاحب مظفر آباد	۱۱-۰-۰
۴۲	ڈاکٹر تنویر احمد صاحب ایم بی بی ایس	۲۰-۰-۰
۴۳	جماعت چک ۱۲ 1-R رینالہ خورد	۲۵-۰-۰
۴۴	مسز شمیم اختر صاحب پشاور	۱۰-۰-۰
۴۵	عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال خانیوال	19-8-0
۴۶	چوہدری محمد نذیر صاحب سیکرٹری مال امین آباد	۵-۰-۰
۴۷	محی الدین صاحب ناصر 〃	۱۴-۰-۰
۴۸	عبد الرحیم صاحب بشرا ربوہ	۱-۲-۰
۴۹	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب شیخوپورہ	۱۰-۰-۰
۵۰	حکیم ظفر الدین احمد صاحب 〃	۲-۰-۰
۵۱	محمد امین خانصاحب بوڑانشہر	۱۲-۰-۰
۵۲	چوہدری محمد اکرم خانصاحب کراچی	99-4-0
۵۳	ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ربوہ	۵-۰-۰

تا ۵ ۱/۲

اعلان برائے توجہ عہدہ داران لجنہ اماء اللہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۲ اور ۲۳ جنوری ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب سات بجے زنانہ جلسہ گاہ کے سٹیج پر لجنہ اماء اللہ کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات کی عہدہ داران وقت مقررہ پر کاغذ پنسل لے کر تشریف لے آئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دار القضاء کے اعلانات

(۱) چوہدری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات نے اطلاع دی ہے کہ مسمی محمد الدین صاحب ساکن سعد اللہ پور فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کے ورثاء یہ ہیں (۱) مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ بیوہ (۲) نذیر احمد صاحب (۳) غلام رسول صاحب (۴) عزیز احمد صاحب پسران (۵) فاطمہ بی بی صاحبہ دختر (۶) خورشید بیگم صاحبہ دختر اور یہ کہ تمام ورثاء رضامند ہیں کہ میاں محمد الدین صاحب موصوف کے نام پر اسلام پور اسٹیٹ واقعہ سندھ کے سلسلہ میں جو رقم ملنے والی ہے وہ نذیر احمد صاحب کو دیدی جائے پہلی قسط مبلغ تین صد روپے ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو نذیر احمد صاحب کو ادا کرنے کے خلاف کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(۲) مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ولد علم دین صاحب قوم ارائیں ساکن سعد اللہ پور نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مسمی امام دین صاحب ولد علم دین ساکن سعد اللہ پور عرصہ دس بارہ سال سے فوت ہو چکے ہیں مرحوم نے اسلام پور اسٹیٹ واقعہ سندھ سے زمین خریدنے کے لئے کچھ رقم دی ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں جو رقم مبلغ ۲۰۰/- روپے واپس مل رہی ہے وہ ہم ورثاء کو ادا کی جائے۔ وارث صرف ایک لڑکی اور ہم تین بھائی ہیں۔ اس لئے اگر مرحوم کے کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے بعد میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ملازم رکھنے کے خواہشمند دوست توجہ فرمائیں

میں نے الفضل میں ایک اعلان شائع کروایا تھا ایک کشمیری مہاجر دوست ملازمت کے خواہاں ہیں۔ اس کے جواب میں ایک دوست نے میرے نام خط بھجوایا ہے کہ کشمیری مہاجر بھائی کو ان کے پاس بھجوا دیا جائے۔ لیکن وہ دوست کارڈ پر اپنا پتہ لکھنا بھول گئے ہیں اگر یہ چند سطور ان دوست کی نظر سے گذریں تو اپنا پتہ جلد خاکسار کو مہیا فرمائیں تا اس کے مطابق ملازم بھجوا دیا جائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

متروکہ مکانوں سے ملحقہ باغیچے اور زمین منتقل کرنے کا طریق کار

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اعلان کر دیا

لاہور ۱۳ جنوری۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ۱۹۵۸ء کے معاوضہ اور بحالیات کے قانون کے پیرا نمبر ۱۴ کی دفعہ نمبر ۲ سب سیکشن نمبر ۴ کے مطابق کسی گھر سے ملحقہ باغ یا زمین کی منتقلی کے لئے جو طریق کار مقرر کیا ہے۔ آج سرکاری اعلان میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کمروں، چھت والے برآمدوں۔ کوارٹروں اور گیراجوں کا رقبہ معلوم کر کے کرسی کا مجموعی رقبہ دریافت کر لیا جائے چار دیواری کی پکی دیواروں کی بنیاد کا رقبہ بھی معلوم کر لیا جائے۔ اسی طرح پہلی منزل کی کرسی اور اوپر کی منزلوں کا رقبہ بھی معلوم کر لیا جائے اور اسے بھی باقی ماندہ رقبے میں جمع کر لیا جائے تاکہ سارے گھر کا رقبہ معلوم ہو جائے اسی طرح گھر سے ملحقہ باغ یا زمین کا سارا رقبہ بھی معلوم کر لیا جائے کرسی کے رقبے کا تین گنا رقبہ گھر کا جزو قرار دیا جائیگا۔

چھت کے بغیر گزرگاہیں۔ راستے پکی کھلی سیڑھیاں سیمنٹ یا اینٹوں کا بنا ہوا صحن متذکرہ تین گنا رقبے کے علاوہ بھی رکھنے کی اجازت ہوگی باقی ماندہ رقبہ اسے معمولی دو ہل کرنے کے لئے ملحقہ زمین سے مزید پانچ سو مربع گز زمین بھی خریدنے کا حق حاصل ہوگا اگر یہ شخص باقاعدہ الاٹی ہو تو اس سے زائد رقبے کی جو قیمت وصول کی جائے گی وہ بازار کی مروجہ قیمت ہوگی ورنہ اس سے آجکل کی قیمت وصول کی جائے گی۔ مروجہ قیمت معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھنا پڑے گا کہ الاٹمنٹ یا منتقلی (جب بھی معائنہ ہو) سے پہلے پانچ سال میں اس علاقے میں زمین کے قطعات اوسطاً کس قیمت پر فروخت ہوئے تھے۔ اس مکان سے ملحق زائد رقبہ اس شخص کے نام منتقل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ زمین کے خالی ٹکڑے کی حیثیت سے فروخت کیا جائے گا۔

مزید تفصیل علاقے کے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

زرعی قرضوں کے لئے دوسرا دفتر ادائیگی

لاہور ۱۳ جنوری کاشتکاروں کو قرضہ کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے زرعی ترقیات کے لئے قرضے دینے والی انجمن اپنے توسیعی پروگرام کے تحت دوسرا دفتر ادائیگی (پے آفس) ۲۱ جنوری کو خانیوال ضلع ملتان میں کھول رہی ہے کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر عطا محمد خان تغاری اس کا افتتاح کریں گے توسیعی پروگرام کے تحت پہلا دفتر ادائیگی پچھلے سال ۲۹ دسمبر کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھولا گیا تھا۔

متروکہ جائیداد

یکمشت ادائیگی پر قیمت میں سوا چھ فیصد رعایت

لاہور ۱۳ جنوری:۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کو ایسی متروکہ جائیدادوں کی منتقلی کا مستحق قرار دیا گیا ہے جن کے لئے انہوں نے درخواستیں پیش کر رکھی ہیں۔ وہ اگر کم از کم بارہ واجب الادا اقساط کی رقوم یکمشت ادا کر دیں۔ تو وہ اس رقم پر سوا چھ فیصد چھوٹ کے حقدار قرار دیئے جائیں۔ اس جگہ اس امر کا اظہار بیجا نہ ہوگا کہ ۱۹۵۸ء کے معاوضہ اور بحالیات کے قانون کے پیرا ۲۳ (۱) کے تحت جس مہاجر کو اقساط کی ادائیگی کا مجاز قرار دیا گیا ہے

اسے ایسی چھوٹ کا بھی حقدار قرار دیا گیا ہے۔ جو دعویدار مہاجر غیر دعویدار مہاجر یا مقامی اس چھوٹ سے مستفید ہونا چاہے اسے اپنے سیٹلمنٹ افسر سے درخواست کرنی چاہیئے۔ جس نے اس کے لئے متروکہ جائیداد منتقل کی ہو۔ اس درخواست میں واضح کر دینا چاہیئے کہ کس قدر رقم یکمشت ادا کی جائے گی۔ سیٹلمنٹ کے متعلقہ افسر چھوٹ دینے کے بعد باقی رقم مؤثر کر دیں گے۔

سپیشل گاڑیوں کے متعلق اطلاع

اس وقت تک سپیشل گاڑیوں کے متعلق محکمہ ریلوے نے جو تجویز کی ہے وہ درج ذیل ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کے متعلق اطلاع شائع کر دی جائے گی

۱۔ سیالکوٹ سے ربوہ ۲۱/۱ صبح آٹھ بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوگی
۲۔ نارووال سے ربوہ ۲۱/۱ صبح دس بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوگی
۳۔ لاہور سے ربوہ ۲۱/۱ دو بجکر تیس منٹ پر دوپہر کو روانگی

واپسی

۱۔ ربوہ سے لاہور ۲۴/۱ رات دس بجکر دس منٹ پر روانگی
۲۔ ربوہ سے سیالکوٹ ۲۵/۱ صبح چھ بجکر پچپن منٹ پر روانگی
۳۔ ربوہ سے نارووال ۲۵/۱ صبح آٹھ بجکر پچیس منٹ پر روانگی

ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ

ضروری اعلان برائے والنٹیرز بموقعہ جلسہ سالانہ

باہر سے آنے والے جن انصار اور خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے اپنے نام دفاتر انصار و خدام میں بھجوائے ہیں وہ مؤرخہ ۲۰-۲۱ جنوری ۱۹۶۰ء بوقت ۲ بجے تا ۴ بجے شام دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لا کر مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب منتظم معاونین کو ملیں اور ان سے اپنی ڈیوٹی معلوم کر کے فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانیوالے احباب کی خدمت میں

قلیوں کا اُجرت نامہ

(۱) اسٹیشن سے ملحقہ دونوں اطراف کے مکانات ۳ آنے
(۲) اسٹیشن سے دفاتر تحریک جدید ہال لجنہ اماء اللہ محلہ ج۔ محلہ دار الرحمت ۴ آنے
(۳) اسٹیشن سے مسجد مبارک نصرت گرلز ہائی سکول و کالج دار الصدر شرقی ۴½ آنے
(۴) اسٹیشن سے کالج ریسرچ دریا کے قریب کا محلہ دار الیمن ۸ (۵) اسٹیشن سے دار الصدر غربی و ہائی سکول ۵ آنے

بس کے اڈہ سے

(۱) دار الصدر شرقی مسجد مبارک۔ ہال لجنہ دفتر انجمن و تحریک جدید تین آنے
(۲) نصرت گرلز کالج۔ نصرت گرلز ہائی سکول دار الصدر غربی محلہ ج ۴ آنے
(۳) مکانات محلہ اسٹیشن حلقہ دار الصدر غربی نزد اسٹیشن ۴½ آنے
(۴) محلہ دار الرحمت غربی۔ شرقی۔ وسطی ۵ آنے
(۵) ہائی سکول دار الیمن باب الابواب ۶ آنے
(۶) کالج ریسرچ ۷ آنے (۷) دار النصر ۱۰ آنے۔

نوٹ: سامان کا وزن ایک من ہونا چاہیئے۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

عہدیداران مجالس انصار اللہ سے گزارش

۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دفتر انشاء اللہ صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک اور شام کو ۴ بجے سے ۸ بجے تک کھلا رہے گا مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ضرور تشریف لائیں۔ ۲۲ جنوری سے قبل اور ۲۴ جنوری کے بعد دن کے وقت معمولی دفتری اوقات میں دفتر کھلا رہے گا

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵)